فرض غسل کرکے نماز پڑھ لی، اب ناک میں پانی ڈالنے میں شک ہوا، تو حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2454 تاریخ: 10-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید پر غسل فرض تھا، اس نے غسل کر کے نماز فجر ادا کرلی، نماز ادا کرنے کے بعد اسے شک ہوا کہ معلوم نہیں، ناک میں پانی ڈالا تھا یا نہیں۔ کوئی غالب رائے بھی نہیں بن رہی، ایسی صورت میں زید کے لیے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں زید اس شک کو وسوسہ ہی سمجھے اور اپنے غسل اور اپنی نماز کو کامل سمجھے۔ دوبارہ غسل کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے یا نماز دوبارہ پڑھنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وضو یا غسل مکمل ہونے کے بعد اگر وضو یا غسل کے کسی فرض میں محض شک ہو، کوئی غالب گمان نہ ہو، تو اس فرض کو دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، **اگرچہ یہ شک زندگی میں پہلی مرتبہ واقع ہو**، لہذا یہاں بھی دوبارہ ناک میں پانی ڈالنے یا غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **شک کا مطلب یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے یا نہ ڈالنے کی دونوں جانب برابر ہیں، کسی جانب کو بھی ترجیح نہیں ہو رہی اور غالب گمان کا مطلب یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے یا نہ ڈالنے میں سے کسی ایک جانب زیادہ رجحان ہو رہا ہے۔**

حاشیہ شلبی علی التبیین میں علامہ شہاب الدین احمد بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لو شک فی الوضوء کأن شک فی مسح رأسہ ان کان قبل الفراغ یمسح، وان کان بعدہ لا یجب علیہ" ترجمہ: اگر وضو میں شک ہوا، مثلاً: سر کا مسح کرنے میں شک ہوا، تو اگر وضو سے فارغ ہونے سے پہلے شک ہوا، تو دوبارہ مسح کر لے، اور اگر بعد میں شک ہوا، تو دوبارہ مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔ **(حاشیہ شلبی علی التبیین، جلد 1، صفحہ 485، مطبوعہ کراچی)**

محیط برہانی میں فرمایا: "قال محمد رحمه الله فی الأصل: ومن شك فی بعض وضوئه وهو أول ما شك، غسل الموضع الذی شك فيه، لأن غسله لا يريبه وتركه يريبه، وقد قال عليه السلام: "دع ما يريبك إلى ما لا يريبك" ولأنه على يقين من الحدث فی ذلك الموضع، وفی شك من غسله، واليقين لا يزال بالشك، فأما اذا كان يرى ذلك كثيراً لم يلتفت ومضى، لأنه من الوساوس، والسبيل فی الوساوس قطعها، وترك الالتفات اليها، لأنه لو التفت اليها تقع فی مثل ذلك ثانياً وثالثاً، فبقى فی أكثر عمره فی ذلك۔ قالوا: **وهذا اذا كان الشك فی خلال الوضوء**، فأما اذا كان هذا الشك بعد الفراغ من الوضوء لا يلتفت اليه ومضى، وهو نظير ما اذا شك فی صلاته أنه صلاها ثالثاً أو أربعاً إن كان هذا الشك فی خلال الصلاة كان معتبراً، وان كان بعد الفراغ من الصلاة لا يعتبر" **ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ نے اصل میں فرمایا:** جسے اپنے وضو میں شک ہو اور یہ شک زندگی میں پہلی مرتبہ کا ہو، تو اس جگہ کو دھولے جس میں شک ہوا، کیونکہ اس جگہ کا دھونا شک کو دور کر دے گا اور اس کو بغیر دھوئے چھوڑ دینا اسے شک میں مبتلا رکھے گا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جس میں شک ہو اسے چھوڑ دو اور ایسی چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔" دوسری وجہ یہ ہے کہ اس جگہ کا حدث والا ہونا یقینی تھا، اور اب دھونے میں شک ہو گیا اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔ اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ نہ ہو، بلکہ کثرت سے اس کو ایسا ہی شک ہوتا رہتا ہو، تو اس شک کی طرف توجہ نہ کرے، بلکہ وضو کا ہو جانا سمجھے، کیونکہ یہ وسوسہ ہے اور وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اس کو جڑ سے ختم کیا جائے اور اس کی طرف توجہ نہ دی جائے، اس لیے کہ اگر اس کی طرف توجہ دے گا، تو دوسری اور تیسری مرتبہ بھی پھر اسی طرح شک واقع ہو گا، تو ساری عمر یہ شک میں ہی رہے گا۔ **مشائخ نے فرمایا کہ یہ ساری تفصیل اس وقت ہے کہ جب وضو کے دوران ہی اسے شک واقع ہوا۔ اگر وضو سے فارغ ہونے کے بعد اسے شک واقع ہوا، تو وضو ہو جانا ہی سمجھے اور اس شک کی طرف توجہ نہ کرے۔** یہ مسئلہ اس نماز کے مسئلے کی نظیر ہے کہ جب نماز کے دوران شک واقع ہوا کہ تین رکعتیں ہوئی ہیں یا چار؟ تو اس شک کا اعتبار کیا جائے گا، مگر نماز کے بعد اگر شک واقع ہوا، تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ **(محیط برھانی، جلد1، صفحہ75، مطبوعہ کوئٹہ)**

در مختار میں فرمایا: "شک فی بعض وضوئه أعاد من شک فيه لو فی خلاله ولم يكن الشك عادة له، والا لا" **ترجمہ:** اگر وضو کے دوران ہی بعض اعضاء کے دھونے میں شک پڑا اور یہ شک اس کی عادت میں نہیں ہے (یعنی

پہلی مرتبہ کا شک ہے) تو جس عضو میں شک پڑا ہے، اس کو دوبارہ دھولے، ورنہ دوبارہ دھونے کی حاجت نہیں ہے۔

(درمختار متن ردالمحتار، جلد1، صفحہ309، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار کے قول "والا لا" کی وضاحت کرتے ہوئے ردالمحتار میں ارشاد فرمایا: "أی وان لم یکن فی خلالہ بل کان بعد الفراغ وان کان اول ما عرض لہ الشک او کان الشک عادة لہ وان کان فی خلالہ، فلا یعید شیئا قطعا للوسوسة عنہ کمافی التاترخانیة وغیرھا" یعنی اگر وضو کے دوران شک نہیں ہوا، بلکہ وضو سے فراغت کے بعد شک ہوا، اگرچہ پہلی مرتبہ کا ہی شک ہے یا شک ہونا اس کی عادت ہے، تو اگرچہ وضو کے دوران بھی شک ہو، ان دونوں صورتوں میں کسی چیز کا بھی اعادہ نہیں کرے گا، وسوسے کی کاٹ کے لیے۔ تاتارخانیہ اور اس کے علاوہ کتب میں ایسا ہی ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد1، صفحہ309، مطبوعہ کوئٹہ)

شک کی تعریف کرتے ہوئے حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار میں فرمایا: "الشک استواء الطرفین" ترجمہ: شک کہتے ہیں کہ دونوں جانب برابر ہوں، کسی کو بھی ترجیح حاصل نہ ہو۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، جلد1، صفحہ86، مطبوعہ کوئٹہ)

غالب گمان کی تعریف کرتے ہوئے حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار میں فرمایا: "یعبر عنہ باکبر الرای" ترجمہ: غالب گمان کو تعبیر کیا جاتا ہے، زیادہ رائے سے۔

(حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار، جلد1، صفحہ316، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "اگر درمیانِ وُضو میں کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے، تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے، تو اس کی طرف اِلتفات نہ کرے۔ یوہیں اگر بعد وُضو کے شک ہو، تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ310، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

06 شعبان المعظم 1443ھ/10 مارچ 2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

المفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے